السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ہم گھر میں مچھلی، بلی، پرندے، پال سکتے ہیں۔ ؟ یا ہم گھر میں کس طرح کے جانور پال سکتے ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ صالح المنجد سے جب اس بارے سوال ہوا تو انہوں نے اہل علم کی رائے بیان کرتے ہوئے کچھ یوں نتیجہ نکالا ہے :

شرعی احکام میں بعض جانوروں کو رکھنے اور ان کی پرورش کرنے کی نہی آئی ہے، مثلا (کتا اور خنزیر) کیونکہ اسے رکھنے میں کئی قسم کے نقصانات ہیں، جن میں سے ہوسکتا ہے بعض کا ہمیں علم ہو اور کچھ ہمارے علم میں نہ آئیں

لیکن جن جانوروں کو رکھنا شریعت نے منع نہیں کیا تو انہیں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، سنت نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ صحابہ کرام نے زیبائش اور رکھوالی، اور مباح قسم کے کھیل اور دل بہلانے کے لیے مباح جانور رکھے ہوئے تھے۔

جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا، اس کی یہ چڑیا مرگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غمگین دیکھا، تو اس کا دل بہلانے لگے جو اس چھوٹے سے پرندہ کو رکھنے کی رضامندی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"اے ابو عمیر نغیر نے کیا کیا !!"

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک عورت بلی کی وجہ سے آگ میں داخل ہوگئی، اس نے اسے باندھ دیا اور کھانے کو کچھ نہ دیا، اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے وغیرہ کھالے"

تو اس حدیث سے یہ سمجھ آتی ہے کہ اگر اس عورت نے اس بلی کو کھانے کے لیے کچھ دیا ہوتا تو وہ اس وعید سے نجات پا جاتی۔

اور کہا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت بھی اسی لیے پڑی کہ وہ اپنے ساتھ بلی رکھا کرتے تھے۔

لہذا مباح اور جائز حیوانوں کی ضروریات پوری اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے پال کر رکھنا جائز اور مباح امور میں سے ہے، بلکہ ہوسکتا ہے اجر و ثواب میں بھی شامل ہو۔

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر جاندار اور ذی روح میں اجر و ثواب ہے"

لیکن جب اس کا خیال نہ رکھا جائے اور اس کی دیکھ بھال نہ ہو تو یہ گناہ اور معصیت کے باب میں داخل ہوگا، اور یہ آگ کی وعید میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے جس میں عورت نے بلی کی دیکھ بھال نہ کی اور اس کا خیال نہ رکھا تو وہ مرگئی۔

یہاں ہم سوال کرنے والے بھائی اور قاری کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ مشرقی اور مغربی تنظیموں سے قبل ہی اسلام نے عورت اور جانوروں اور ملازمین اور مالکوں وغیرہ کے سارے حقوق کا خیال رکھنے کا اعلان کیا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مخلوق پر اللہ تعالی کے حقوق اور اللہ تعالی پر مخلوق کے کیا حقوق ہیں اسے بھی بیان کیا ہے۔

یہاں ہم یہ بھی تنبیہ کریں گے کہ حیوان اور جانوروں سے زیادہ انسان و بشر کے حقوق کا خیال رکھنا زیادہ اولی اور افضل ہے، اور اس میں اجر و ثواب بھی زیادہ ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"آگ سے بچ جاؤ اگرچہ آدھی کھجور خرچ کر کے ہی"

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی ہے :

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہیں"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اوراس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

اس کے علاوہ بھی کئی ایک احادیث ہیں جن میں حقوق بیان کیئے گئے ہیں۔

تواس بنا پر آپ کےلیے خوبصورتی والی مچھلیاں جن کا ذکر آپ نے سوال میں کیا ہے رکھنی جائزہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ان کی دیکھ بھال کرنا ہوگی، اورانہیں ہلاک کرنے والے اسباب سے بچنا ہوگا۔

نوٹ : بعض اہل علم نے پالتو جانوروں کے رکھنے اور نہ رکھنے میں ان کی قید اور آزادی کو بھی بنیا دبنایا ہے یعنی ان اہل علم کے نزدیک وہ پالتو جانور رکھا جا سکتا ہے کہ جس کا رکھنا مباح ہو بشرطیکہ اس کو قید نہ کیا گیا جیسا کہ بلی، مرغی، کبوتر وغیرہ جو آزاد اور کھلے بھی پھرتے رہیں اور خود ہی اپنے ڈربے یا پنجرے میں آزاد مرضی سے واپس بھی آجائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی